8 رجب المرجب 1442ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 278)

موٹر سائیکل کے پیچھے نام وغیرہ لکھوانا کیسا؟

- سیاہی کے نقطے کا ادب 3
- افضل ترین زبان! 7
- عجب الذنب کیا چیز ہے؟ 13
- کیا درخت لگانے سے اجر ملتا ہے؟ 14

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

موٹر سائیکل کے پیچھے نام وغیرہ لکھوانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (١٥ صَفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر دنیا میں زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

موٹر سائیکل کے پیچھے نام وغیرہ لکھوانا کیسا؟

سُوال: بچپن سے ہی مجھے پینٹنگ اور ٹیلی گرافی کرنے کا شوق ہے، میرا آپ سے سُوال ہے کہ (1) ہمارے پاس لوگ موٹر سائیکل کی بیک لائٹ پر بڑے بڑے نام لکھوانے آتے ہیں، اسی طرح اولیائے کرام کا بھی نام لکھواتے ہیں، اگر ہم انہیں منع کرتے ہیں تو وہ ضد کر کے ہم سے لکھواتے ہیں تو کیا ہمیں یہ لکھنا چاہیے یا نہیں؟ (2) اکثر لوگ چاول کے دانے پر مختلف نام لکھواتے ہیں، مثلاً اللہ کا نام لکھواتے ہیں، اپنا نام لکھواتے ہیں تو یہ عمل کرنا کیسا ہے؟ (3) اکثر لوگ ہمیں Events وغیرہ پر کہیں بلاتے ہیں اور بچوں کی فیس پینٹنگ (Face painting) کرواتے ہیں تو اس سے جو آمدنی حاصل ہوتی ہے اس کا استعمال کرنا کیسا؟ (شیخ تنویر احمد۔ کراچی سے سُوال)

جواب: اگر آپ کوئی آیت لکھ رہے ہیں تو بے وضو نہیں لکھ سکتے، اس کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ (1) موٹر سائیکل کے پیچھے جو نام وغیرہ لکھواتے ہیں تو وہ سیٹ کے نیچے ہوتا ہے اور بسا اوقات موٹر سائیکل پر ایک سے زیادہ بندے بیٹھ جاتے

---

1 ...... یہ رِسالہ ٨ رَجَبُ الْمُرَجَّب ١٤٤٢ھ بمطابق 20 فروری 2021 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلوۃ... الخ، ٢/٢٧، حدیث: ٤٨٤۔

www.dawateislami.net

ہیں جس کی وجہ سے وہ لکھے ہوئے کے عین اوپر آجاتے ہیں، پھر کبھی گٹر کے پانی سے گزرتے ہیں تو اس کی چھینٹیں بھی اُڑ کر لگتی ہیں تو یہ سخت بے ادبی اور توہین ہے، اس لئے اس کو پیچھے نہ لکھا جائے۔

(2) چاول کے دانے پر لکھنا یہ ایک فن ہے اور لکھنے والا اپنے فن کا مظاہرہ کرکے خوش ہو گا کہ میں اتنا باریک لکھ سکتا ہوں، لیکن قرآن کی آیتوں کو باریک کرنا جیسے تعویذی قرآن ہوتا ہے، اس سے علما نے منع فرمایا ہے کہ یہ مکروہ ہے،[1] بہر حال اگر چاول پر لفظِ اللہ لکھیں گے تو یہ بہت باریک ہی لکھا جائے گا جو شاید مائیکرو اسکوپ یا کسی آلہ سے ہی دیکھا جائے اور ویسے بھی بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا، لہٰذا اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔

(3) فیس پینٹنگ یعنی اگر تین چار سال کا بچہ یا بچی ہے اور اس کے چہرے پر کوئی چھوٹا سا جھنڈا وغیرہ بنا دیا جو کہ فیس کو زینت دے رہا ہے، تب تو جواز کی صورت ہے، لیکن اس کے علاوہ جو بڑے بڑے جھنڈے اور اس طرح کی چیزیں بناتے ہیں جس سے پورا چہرہ چھپ جائے یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ مُثلہ یعنی چہرہ بگاڑنے کے حکم میں آئے گا اور مُثلہ کرنا حرام ہے[2] اور جو یہ بنائے گا وہ اس کی اجرت بھی لے گا، حالانکہ یہ جائز نہیں ہے۔ بہر حال جہاں جواز کی صورت بتائی ہے اس سے بھی بچنے کا ہی میں کہوں گا، کیونکہ چھوٹا بچہ ایک سال بڑا ہو گا پھر مزید بڑا ہو گا، پھر جب کوئی خاص موقع آئے گا مثلاً جشنِ آزادی یا 23 مارچ تو یہ پھر بنوائے گا۔ اگر لڑکی ہے تو یہ بھی جوان ہو کر بنوائے گی تو پھر یہ برائی کی صورت دھار لے گا، اس لئے اس کی بنیاد اکھاڑنا ہی سمجھ آتا ہے۔ ویسے بھی چہرے کی رونق جھنڈوں یا رنگ برنگ کلر کی چیزیں بنانے سے تھوڑی آئے گی!! اگر چہرے کی رونق چاہیے تو تہجد پڑھیں اِنْ شَآءَ اللہ رونق آئے گی، نیکی کا نور آئے گا جو قبر کو روشن کرے گا، جبکہ جس رنگ سے آپ چمکانا چاہتے ہیں یہ قبر کو اندھیرا کرے گا۔ ہمیں چہرے کو چمکانے کے لئے نماز نہیں پڑھنی اور نہ ہی تہجد چہرے پر نور لانے کے لئے پڑھنا ہے، بس اللہ کی رضا کی خاطر یہ عمل کرنا ہے، البتہ عبادت سے چہرے پر نور آتا ہے۔ اسکول وغیرہ میں بھی عین ممکن ہے کہ ٹیچرز بچوں کی اچھی کارکردگی پر خوش ہو کر چہرے یا ہاتھ پر قلم سے بنا دیتے ہوں گے، میرا مشورہ یہی ہے کہ چہرے کو چھیڑا نہ جائے اور ہاتھ پر بھی بنانے کے حق میں نہیں ہوں، کیونکہ قلم کا

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۶۱۰۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۹۹۔

ادب ہے، اس سے اللہ کا نام لکھتے ہیں، دین کے مسائل لکھتے ہیں، ہمارے بزرگانِ دین ایسے ہوتے تھے کہ اگر سیاہی کا نقطہ ہاتھ پر لگ گیا تو ان کے لئے بڑا مسئلہ بن جاتا تھا کہ اب یہ پانی سے دھو کر ڈالیں کہاں؟ اس لئے قلم کا بھی احترام ہے، سادہ کاغذ کا بھی احترام ہے کہ اس میں بھی دین کے مسائل لکھے جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ کاغذ سے ہاتھ پونچھنا اور استنجا کرنا مکروہ ہے۔[1] البتّہ ٹیشو وہ کاغذ نہیں ہے، کیونکہ ٹیشو بنا ہی اسی لئے ہے کہ اس سے ہاتھ وغیرہ پونچھا جائے۔

سیاہی کے نقطے کا ادب

حضرتِ سیِّدُنا محمد ہاشم کشمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلفِ ثانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ تحریری کام کر رہے تھے، ضَرورتاً بَیتُ الخلاء گئے مگر فوراً واپس آکر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن شریف دھویا، پھر بَیتُ الخلاء تشریف لے گئے۔ بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا: بَیتُ الخلاء میں جُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخُن کی پُشت پر پڑی جس پر قلم کا امتحان کرتے وَقْت کا (یعنی قلم کو چیک کرنے کیلئے کہ کام کر رہا ہے یا نہیں اُس موقع کا) سیاہی (ink) کا نُقطہ لگا ہوا تھا۔ چُونکہ یہ اُسی قلم سے تھا جس سے قرآنی حُروف لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نُقطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا اَدَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہُت شدّت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اِس بے اَدَبی کی تکلیف بَہُت زیادہ تھی، لہٰذا فوراً باہر آکر سیاہی کے نُقطے کو دھو کر پھر گیا۔[2] یہ ان کا عشق اور ادب تھا، ورنہ ہمیں تو ہوش ہی نہیں ہوتا، گندی نالیوں میں تحریریں بہہ رہی ہوتی ہیں، ڈسٹ بن میں ڈال دیتے ہیں، لکھے ہوئے کاغذ، اخبارات ادھر پھینک دیتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں مقدس اوراق کا ادب کرنا نصیب فرمائے۔

(ابو الحسن حاجی محمد امین عطاری نے عرض کی:) ہمارا جو "شعبہ تحفظِ اَوراقِ مقدسہ" ہے وہ یہ کام کر رہا ہے کہ جو اس طرح کے اَوراق ہوں ان کی حفاظت کی جائے۔

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۳۳۴۔ فتاویٰ رضویہ، ۴/ ۶۰۳۔

2 ... زبدۃ المقامات (مترجم)، ص ۲۷۴-۲۷۵۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے فرمایا:) بڑی پیاری مجلس ہے، ان کا بڑا عمدہ کام ہے۔ اللہ و رسول کے نام کی تعظیم کے لئے کوشش کرنا معمولی کام نہیں ہے۔ جو اس کے ممبر ہیں اور جو مال کے ذریعے اس میں حصّہ لیتے ہیں، تعاون کرتے ہیں اللہ پاک انہیں برکتیں دے، کیونکہ اس میں بھی لاکھوں لاکھ خرچہ آتا ہے، مفت تو کوئی بھی کام نہیں ہوتا۔ بہر حال جو بھی اس میں کسی طرح بھی حصّہ لیتے ہیں اللہ کریم اس سے پہلے انہیں موت نہ دے جب تک یہ پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا خواب میں جلوہ نہ دیکھ لیں اور محبوبِ کریم آخری وقت میں تشریف لائیں اور کلمہ پڑھا دیں۔

عِلمِ دین سے دوری کے اَسباب

سُوال: آج کل لوگ دُنیاوی علوم کی طرف زیادہ مائل نظر آتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بھی اُن علوم کی ترغیب دیتے ہیں جن کے ذریعے زیادہ پیسا کما سکیں، جبکہ دوسری طرف دینی تعلیم سے کافی حد تک دوری ہوتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ (محمد ذیشان۔ میلسی)

جواب: غفلت، دنیا کی محبت اور دولت کی حرص انسان کو دینی علوم سے دُور رکھتی ہے۔ آج کل لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوا ہے کہ دنیاوی تعلیم ہوگی تو اچھی نوکری اور اچھی سہولیات ملیں گی جبکہ دینی تعلیم میں کچھ بھی نہیں ملے گا، ایسا نہیں ہے۔ علمائے کرام اچھا کھانا کھاتے، اچھے کپڑے پہنتے اور رہنے کے لئے ان کے پاس اچھا گھر بھی ہوتا ہے، بلکہ اگر سرمایہ داروں اور تعلیم یافتہ کہلانے والے لوگوں سے علما کا موازنہ کیا جائے تو مجموعی طور پر علما مطمئن زندگی گزارتے ہوئے ملیں گے۔ جو لوگ دنیاوی دولت کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور علمِ دین کی دولت سے بے بہرہ ہوتے ہیں وہ "هَلْ مِنْ مَّزِيْد" کے نعرے لگاتے رہتے ہیں کہ "ایک برانچ اور کھول لوں!! فلاں جگہ میری رقم پھنسی ہوئی ہے اسے حاصل کرلوں!!" اور پھر انہی چکروں میں ایک دن اس شعر کا مصداق بن جاتے ہیں:

سیٹھ جی کو فکر تھی اک اک کے دس دس کیجئے
موت آپہنچی کہ مسٹر! جان واپس کیجئے

جو لوگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں وہ مَعَاذَ اللہ بھوکے نہیں مرتے بلکہ معاشرے میں ان کی عزت زیادہ ہوتی ہے،

جیسے ایک شخص امام ہو اور ایک سرمایہ دار ہو تو لوگ دَم کروانے کے لئے امام صاحب کے پاس آئیں گے، دعا کروانی ہوگی تو امام صاحب کے پاس آئیں گے، اگر سرمایہ دار اور امام صاحب دونوں میں سے کسی کا ہاتھ چومنا ہو تو امام صاحب کا ہاتھ چومیں گے۔ یوں سب کھلی آنکھوں سے دیکھا جارہا ہے کہ ہمارے معاشرے میں ائمہ، علما اور دین دار لوگوں کی بہت زیادہ عزت ہے۔ ہر کسی کو اس کے مقدر کا مِل رہا ہے، جس کے مقدر میں جو ہوگا اُسے مِل کر رہے گا نہ اس سے ایک ذرّہ زیادہ ہوگا اور نہ ہی ایک ذرّہ کم ملے گا، لیکن بدقسمتی سے رزق کے معاملے میں ہماری سوچیں بہت زیادہ تبدیل ہوچکی ہیں۔ ہر ایک کو علمِ دین حاصل کرنا چاہیے، فرض علوم حاصل کرنے کے بعد ضرور تاً جائز علوم سیکھنا بھی مُباح ہے جبکہ اس میں کوئی غیر شرعی معاملہ نہ ہو۔

غوث پاک نے علمِ دین کیسے حاصل کیا؟

سُوال: کیا ولیوں کے سردار حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے باقاعدہ کسی مدرسے سے علمِ دین حاصل کیا تھا، اگر کیا تھا تو ان کے مدرسے کا نام کیا تھا؟

جواب: میرے مرشد حضور غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جس طرح علم حاصل کیا تھا، کیا اس طرح کوئی اور علم حاصل کرسکے گا!! آپ نے علم حاصل کرنے کے لئے جیلان سے بغداد کا سفر کیا تھا،(1) جیلان اور بغداد میں بہت زیادہ فاصلہ ہے اور اس سفر میں ڈاکوؤں کا واقعہ بھی پیش آیا۔(2) جیسے آج کل صدقے کے بکرے اور بریانی کی پکی پکائی دیگیں ملتی ہیں اس طرح پکا پکایا کھانا نہیں ملتا تھا، بلکہ آپ تو فاقہ مست رہتے تھے، اپنے پلے سے کھاتے اور بھوکے رہ کر علمِ دین حاصل کرتے تھے۔ غوث پاک سے 80 دن تک کا فاقہ ثابت ہے، جو کہ آپ کی کرامت ہے۔ بغداد شریف میں کافی پرانا مدرسہ ہے جس کا نام مدرسہ نظامیہ ہے یہ مدرسہ اب بھی باقی ہے، غوث پاک سے بھی پہلے حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس مدرسے میں پڑھایا ہے،(3) دیگر کئی بزرگوں نے بھی اس مدرسے میں پڑھایا ہے۔ غوث پاک کے بارے میں

---

1. بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص ۱۷۱۔
2. بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱۶۷۔
3. المنتظم فی تاريخ الملوك والامم، ۱۶/۲۹۲۔

www.dawateislami.net

مجھے یاد نہیں کہ آپ نے اس مدرسے میں پڑھایا ہے یا نہیں؟ البتّہ حضور غوث پاک رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے اپنے دور کے مختلف بزرگوں اور علما کی صحبت میں رہ کر علمِ دین حاصل کیا ہے۔ آپ کے بارے میں ہے کہ کسی نے آپ سے عرض کی: "حضور! آپ نے کب پہچانا کہ آپ ولی ہیں؟" تو آپ نے فرمایا: "جب میں چھوٹا تھا اور مدرسے جاتا تھا تو مجھے فرشتوں کی آواز آتی تھی کہ اللہ کا ولی آرہا ہے اس کے لئے جگہ کشادہ کرو۔"(1) مولانا جمیل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں:

فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچانے کو جاتے تھے

یہ دربارِ الٰہی میں ہے رُتبہ غوث اعظم کا (قبالۂ بخشش)

اَولیائے کرام کے مزارات کو بھی آگ نقصان نہیں پہنچاتی

سُوال: یہ شیخ محمد حسن غیبی شاہ قادری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا مزار شریف ہے جو کہ کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ میں ہے، یہاں عموماً ایسا ہوتا ہے کہ گرمی کی شدت کی وجہ سوکھی گھانس میں آگ لگ جاتی ہے، لیکن حضرت کے مزار اور اس سے متعلقہ اشیا، یہاں تک کہ لکڑی کی بینچ کو بھی آگ نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (ایک ویڈیو دکھائی گئی جس میں ایک مزار شریف کا بیرونی حصّہ دکھایا گیا جہاں گھاس جلی ہوئی تھی لیکن اس کے متصل لکڑی کی بینچ اور دیگر اشیا صحیح سلامت موجود تھیں اور یہ سُوال کیا گیا)

جواب: کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کا ایک شہر ہے جسے مدینۃ الاولیا بھی کہتے ہیں، اس شہر کے بہت سے مزارات کے بارے میں سنا ہے کہ وہاں آگ لگی اور مزار شریف کو آنچ بھی نہیں آئی، اسی طرح اس مزار میں بھی ہوا کہ آگ کے آثار نظر آرہے ہیں، لیکن لکڑی کا بینچ بالکل صحیح سلامت ہے کیونکہ یہاں زائرین بیٹھتے ہوں گے۔ یہ منظر خود بیان فرما رہا ہے کہ لوگ اللہ کے نیک بندوں کی بَرَکتوں کو دیکھیں اور ان کے مزارات پر حاضری دے کر اکتسابِ فیض کریں۔ جب اولیائے کرام کے مزارات کو آگ نہیں چُھو سکتی تو ان کے جسموں کو کیسے چُھو سکتی ہے، جو اولیائے کرام کی صحبت سے فیض یاب ہوں گے اِنْ شَآءَ اللہ اُنہیں بھی آگ نہیں چُھوئے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والوں کا مقدر ہے کہ یہ فیضانِ اولیا کے

(1) بهجة الاسرار، ص:۴۸۔

قائل ہیں اور فیضانِ اولیا کے نعرے لگاتے رہتے ہیں۔ اللہ کریم ہمیں اولیائے کِرام کے دامن سے وابستہ رکھے۔ آمین

”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کی بَرَکتیں

سُوال: میرے گھر میں ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کی بَرَکت کچھ یوں ظاہر ہوئی کہ ہمارے گھر کے ایک بچے محمد اویس عطاری جس کی عمر تقریباً پانچ سال ہے، اُس کی اُنگلی میں پردے کے پائپ کی رِنگ پھنس گئی تھی۔ رِنگ نکالتے ہوئے بچے کے والدین اور اس کی ہمشیرہ یہاں تک کہ وہ بچہ بھی ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ پڑھتا رہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں وہ رِنگ نکل گئی۔ (اکبر علی عطاری۔ مہاراشٹر، ہند)

جواب: مَاشَآءَ اللہ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کے کیا کہنے!! اس وظیفے کی بہت سی بَرَکتیں ہیں۔ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کے بارے میں یہ قول بھی ہے کہ یہ اسمِ اَعظَم ہے۔[1] تورات شریف میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ جب حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی زمین و آسمان کے درمیان بلند ہوئی اور پانی کی لہروں نے تھپیڑے دیئے۔ پانی کی گرمی سے روغنِ گیر (یعنی تارکول) پگھلنے لگا اور قریب تھا کہ کشتی پانی میں ڈوب جائے۔ چنانچہ اللہ پاک نے اپنے ناموں میں سے ایک نام حضرتِ سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو سکھایا، آپ نے اس نام کے ذریعے اللہ پاک سے دعا مانگی تو اللہ کے نام کی بَرَکت سے روغنِ گیر جم گیا۔ جو نام اللہ پاک نے سکھایا تھا اس کا عربی معنیٰ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ بنتا ہے۔ یہی الفاظ اللہ پاک نے حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی سکھائے تھے، اس کی بَرَکت سے جب اُنہیں آگ میں ڈالا گیا تو آگ ان پر سلامتی والی بن گئی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کے بہت سے فضائل ہیں، چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے ”یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ“ کا وِرد کرتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

افضل ترین زبان!

سُوال: کیا زبان کو صرف اپنے خیالات پہنچانے کا آلہ سمجھا جائے، یا پھر زبان کے تقاضوں کو مدِّنظر رکھتے ہوئے گفتگو کی جائے؟ (ثوبان عطاری کا سُوال)

---

1 ...... تفسیر روح البیان، پ۷، المائدۃ، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ۲/ ۴۶۱۔

www.dawateislami.net

جواب: تمام زبانیں اِلہامی ہیں یعنی اِلقا کی گئی ہیں۔ جو ان کا تلفُّظ ہو اسی طرح انہیں ادا کرنا چاہیے، لیکن سب زبانوں میں افضل ترین عربی زبان ہے۔[1] کیونکہ قرآنِ پاک عربی زبان میں ہے، جنتیوں کی زبان عربی ہو گی[2] اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی عربی ہیں۔ اس لئے ہمیں عربی زبان سے پیار کرنا چاہیے۔ البتّہ مادری زبان بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کسی بھی ملک میں اُس ملک کی قومی زبان زیادہ بولی جاتی ہے، جیسے ہمارے پاکستان میں اردو زبان سب سے زیادہ بولی جاتی ہے، کئی میمنی بچے ایسے ہوتے ہیں جنہیں میمنی نہیں آتی اور بہت سے پٹھان ایسے ملیں گے کہ جنہیں پشتو زبان نہیں آتی ہو گی، وہ سب اُردو میں بات چیت کرتے ہوں گے، کیونکہ جہاں جیسا ماحول ہوتا ہے انسان اس ماحول کے مطابق ڈھل جاتا ہے۔ کلام کرنے کا اصل مقصد سامنے والے کو اپنا مافی الضمیر سمجھانا ہوتا ہے۔ بعض اوقات مافی الضمیر سمجھانے کے لئے زبان کے بجائے ہاتھ یا آنکھ سے اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔ مولانا حسن رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک شعر ہے:

سبب وُفورِ رحمت مری بے زبانیاں ہیں
نہ فغاں کے ڈھنگ جانوں نہ مجھے پکار آئے (ذوقِ نعت)

"یعنی اللہ پاک کی رحمت اس لئے جوش میں آئی ہے کہ میں چپ ہوں اور کچھ بول نہیں رہا، نہ مجھے رونا دھونا آتا ہے، نہ آہیں بھرنا آتا ہے پھر بھی رحمت میری طرف متوجہ ہے۔" خاموش رہنا بھی ایک لینگویج ہے۔ بعض بُزرگوں کے بارے میں سنا جاتا ہے کہ جب وہ محفل میں آتے تو کچھ نہ بولتے، اُنہیں دیکھتے ہی لوگ رونا شروع کر دیتے اور گناہوں سے توبہ کرنے لگتے۔ زیادہ بولنا اور فضول بولنا خراب عادت ہے، قیامت کے دن ان باتوں کا حساب ہو گا۔ فضول باتوں کا ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ گناہوں بھری باتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جتنا ہو سکے خاموش رہیں اور ضرورت کے سوا کچھ نہ کہیں۔ بخاری شریف کی ایک حدیثِ مبارکہ کا حصّہ ہے: "جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ خیر کی بات کرے یا خاموش رہے۔"[3]

---

1 ..... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۹۱۔

2 ..... درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۹۱۔

3 ..... بخاری، کتاب الادب، باب من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر ...الخ، ۴/۱۰۵، حدیث: ۶۰۱۸۔

جن گناہوں سے توبہ کرلی کیا وہ بھی نامۂ اعمال میں شامل ہوں گے؟

سُوال: ہم جن گناہوں سے توبہ کرلیتے ہیں کیا وہ گناہ بروزِ قیامت ہمارے نامۂ اعمال میں شامل ہوں گے؟

(SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ کریم کا ایک صفاتی نام "سَتّار" ہے جس کے معنیٰ "عیب چھپانے والا" ہیں۔ جو گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیئے گئے پھر وہ ظاہر نہیں کئے جائیں گے، ان گناہوں کی وجہ سے بندے کو شرمندہ نہیں کیا جائے گا۔ البتّہ یہ معاملہ اللہ پاک کی مشیّت پر ہے، وہ جو چاہے گا کرے گا۔ بندوں کو چاہیے کہ وہ توبہ کرتے رہیں اور توبہ سے پیچھے نہ ہٹیں۔ ہم لوگ توبہ کرنے کے بعد مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں جبکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ اگر کوئی گناہ صادر ہو جائے تو اسے زندگی بھر یاد رکھیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عتبۃ الغلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک مرتبہ کسی مکان کے پاس سے گزرے تو کانپنے لگے، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: یہ وہ مکان ہے جہاں میں نے بچپن میں گناہ کیا تھا۔(1) ہمارے بُزرگ اتنے حَسّاس تھے کہ اپنے بچپن کے گناہ بھی یاد رکھا کرتے تھے، حالانکہ اگر بچپن میں نابالغی کی حالت میں کوئی گناہ ہو گیا تو قیامت کے دن اس گناہ پر عذاب نہیں ملے گا۔ گناہ کرکے بھولنا نہیں چاہیے، البتّہ نیکی کرکے بھول جانا چاہیے جو کہ ہم یاد رکھتے ہیں، ایک مقولہ بھی ہے: "نیکی کر دریا میں ڈال!!" یعنی اگر کوئی نیکی کرو تو سمجھو کہ وہ دریا میں ڈوب گئی، اب اسے یاد نہیں رکھنا، لیکن اب تو اس مقولے کا الٹ ہو گیا ہے کہ "نیکی کر اور سوشل میڈیا پر ڈال!!" اور آج کل اسی طرح ہو رہا ہے کوئی بھی نیکی کرتے ہیں تو اسے سوشل میڈیا پر ڈال دیتے ہیں جیسے کوئی طواف کر رہا ہو تو ویڈیو میں کہتے ہوئے نظر آئے گا کہ "میں طواف کرتے ہوئے آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں، مستجاب کے پاس کھڑے ہو کر دعا کر رہا ہوں، سرکار کے روضے کے سامنے ہوں اور سبز سبز گنبد کے سامنے دعا کر رہا ہوں۔" اس طرح اور بھی کئی نیک کام کرکے ان کی ویڈیو وائرل کرتے ہیں۔ ایسوں کو غور کرنا چاہیے کہ ویڈیو بنانے میں ان کی نیت کیا ہے کیونکہ اس کا دار و مدار نیت پر ہو گا۔ ہمارے ہاں تو اس طرح ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسجد میں پنکھا دیتا ہے تو امام صاحب سے کہتا ہے "نام لے کر دعا کروا دیجئے گا" اور دعا میں انتظار کرتا رہتا ہے کہ ابھی تک

1 ...... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/۲۲۹۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۴/۵۴۸۔ تنبیہ المغترین، ص ۵۴۔

www.dawateislami.net

میرے نام کی آواز نہیں آئی! حالانکہ اعلیٰ حضرت کے والد مولانا نقی علی خان صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی کتاب ”فضائل دعا“ میں لکھا ہے کہ ”غیبت (یعنی غیر موجودگی) کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔“(1) یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے اُس کے حق میں دعا کی جائے تو وہ جلدی قبول ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں تو دعا کرواکر سب کو بتانا ہوتا ہے کہ سیٹھ صاحب نے پنکھا لگوایا ہے اور وہ دعا کرواکر قبول ہوگیا ہے۔ اس طرح کہتے ہوئے بھی ملتے ہیں کہ ”میں نے اتنے ہزار درود شریف پڑھے ہیں میں آپ کو تحفہ دیتا ہوں۔“ اس طرح کہنے میں نیت پر غور کرلینا چاہیے، اگر سامنے والے پر اس بات کی چھاپ ڈالنی ہو کہ میں روز اتنے درود پڑھتا ہوں تو یہ ریاکاری اور جہنم کی حق داری ہے۔ ایصالِ ثواب ہی کرنا ہے تو خود ہی کردیں اس کے لئے کسی کو یہ بولنا ضروری نہیں کہ میں آپ کو تحفہ دیتا ہوں۔

(**مفتی** حسان صاحب نے فرمایا:) ایصالِ ثواب کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ پڑھنے سے پہلے یہ نیت ہو کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے اور دوسری صورت یہ ہے کہ پڑھنے کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کردے: ”یااللہ! اس کا ثواب فلاں کو پہنچادے۔“ تحفے کے طور پر دیتے ہوئے ایصالِ ثواب کی نیت ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ایصالِ ثواب نہیں کہلائے گا۔

(**امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه نے فرمایا:) ہمارے ہاں تو صاف کہہ رہے ہوتے ہیں: ”ایک قرآن پڑھا ہے اتنے دُرودِ پاک پڑھے ہیں، قبول فرمالیجئے۔“ اب میں کیسے قبول کرسکتا ہوں، قبول کرنے والی ذات تو اللہ پاک کی ذات ہے۔ البتہ اس کا ثواب میرے نامۂ اعمال میں آجائے تو کوئی بات بنے۔ آج کل اس طرح کی باتیں نہ ہم سیکھتے ہیں اور نہ ہی سیکھنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں وہ بھی مکمل توجہ سے نہیں سنتے، کئی لوگ موبائل میں مصروف نظر آتے ہیں کئی لوگوں کو سمجھ نہیں آرہا ہوتا یعنی پانی کے پاس جاکر پیاسا پلٹنے والے کی طرح ہوتے ہیں۔ اللہ کریم ہدایت عطا فرمائے۔ بہر حال اگر کسی نے طواف کا منظر یا کسی اور نیکی کا منظر سوشل میڈیا پر ڈالا یا ویسے ہی کوئی نیکی بیان کردی تو ہمیں اس سے بدگمانی نہیں کرنی چاہیے۔ ہوسکتا ہے کسی اور نے اس کی ویڈیو بناکر سوشل میڈیا پر چلائی ہو یا پھر خود اس شخص کی کوئی اچھی نیت ہو، لیکن عبادت کا اظہار کرتے ہوئے اچھی نیت کرنا آسان کام نہیں ہے اس کے لئے بندے کو

(1) فضائل دعا، ص ۱۱۱۔

www.dawateislami.net

عالِمِ نیت ہونا چاہیے اور آج کے دور میں عالِمِ نیت ملنا بہت مشکل ہے۔ ایسے مواقع پر شیطان بھی تھپکی دیتا ہے کہ ”تو بہت سمجھ دار ہے تیرے جیسا مخلص تو ڈھونڈنے سے ملے گا۔“ اگر ایسے مواقع پر کوئی شیطان کے وار سے خبردار ہو جائے تو یہ اللہ کی عطا ہو گی ورنہ بہت سے لوگوں کو پتا بھی نہیں چلتا۔ اس لئے بہترین عمل یہی ہے کہ بندہ اپنے اعمال کو چھپائے۔ ہمیں اگر نیکیاں چھپانے کا جذبہ مل جائے تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا

سُوال: اس شعر میں نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کس معجزے کا تذکرہ ہے؟

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جِلا دیے ہیں (حدائقِ بخشش)

جواب: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو سراپا معجزہ بن کر دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ البتّہ اس شعر میں لفظ آزار استعمال ہوا جس کا معنی بیماری بھی ہوتا ہے، یعنی یَا رسولَ اللہ! ہمارا دل اور اس کی بیماری کیا معنی رکھتی ہے آپ تو وہ ہیں جنہوں نے چلتے پھرتے مُردوں کو جِلا دیا ہے۔ مُردوں کو جِلانے میں ایک معنی یہ ہو سکتا ہے کہ غیر مسلم جو کہ مردوں کی مثل ہوتے ہیں آپ نے ان کے دل میں ایمان کی شمع روشن کر کے انہیں زندہ کر دیا گویا یہ چلتے پھرتے مُردے تھے آپ نے انہیں زندہ فرما دیا۔ جبکہ اس شعر کا دوسرا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حقیقتاً مُردے زندہ فرمائے ہیں جیسے آپ اپنے والدین کے مزارات پر تشریف لائے اور انہیں زندہ کر کے کلمہ پڑھایا اور انہیں شرف صحابیت سے مشرف فرمایا۔[1] شفا شریف میں ہے کہ ایک شخص نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنی بیٹی کو زندہ کرنے کی درخواست کی، پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس لڑکی کی قبر پر تشریف لائے اور لڑکی کو آواز دی۔ اس لڑکی نے قبر سے باہر آکر نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس لڑکی سے فرمایا: ”تیرے ماں باپ مسلمان ہو چکے ہیں، اگر تو ان کے پاس دنیا میں رہنا چاہتی ہے تو ان کے پاس رہ لے۔“ اس لڑکی

1 ...... الروض الانف، کتاب الحجر، وفاۃ آمنۃ وحال رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ... الخ، ۱/ ۲۹۹۔

www.dawateislami.net

نے کہا: مجھے دنیا پسند نہیں ہے، میں نے اپنے رب کو اپنے ماں باپ سے زیادہ مہربان پایا ہے۔[1]

ایامِ بیض کے روزے رکھنا کیسا؟

سُوال: ایامِ بیض کے روزے رکھنا کیسا؟[2]

جواب: ایامِ بیض کے روزوں کے بارے میں پانچ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

(۱) جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔[3] (۲) ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دَہر یعنی ہمیشہ کے روزے۔[4] (۳) رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی (یعنی جیسے نفاق) دور کرتے ہیں۔[5] (۴) جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔[6] (۵) جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو 13، 14 اور 15 کو رکھو۔[7] یعنی اسلامی مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ کو رکھیں، ورنہ جب بھی رکھیں ایامِ بیض کے روزے ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ایامِ بیض کے روزوں اور نیکیوں کا ذہن بنانا چاہیے کہ ماہِ رجب شریف اس وقت اپنی برکتیں لٹا رہا ہے اور ماہِ رجب یہ ماہِ حرام میں سے بھی ایک حُرمت والا مہینا ہے کہ اس میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے، تو جس سے بن پڑے وہ ضرور ایامِ بیض کے روزے رکھے۔ رجب کے روزے کے بھی کیا کہنے ہیں!! حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے، وہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی

1 ...... الشفاء، الباب الرابع، فصل فی احیاء الموتیٰ، ۱/۳۲۰۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

3 ...... ابن خزیمہ، جماع ابواب صوم التطوع، باب ذکر تفضل اللہ... الخ، ۳/۳۰۱، حدیث: ۲۱۲۵۔

4 ...... بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، ۱/۶۴۹، حدیث: ۱۹۷۵۔

5 ...... مسند امام احمد، احادیث رجال من اصحاب النبی، ۹/۳۶، حدیث: ۲۳۱۳۲۔

6 ...... معجم کبیر، باب المیم، میمونۃ بنت سعد خادمۃ النبی، ۲۵/۳۵، حدیث: ۶۰۔

7 ...... نسائی، کتاب الصیام، کیف یصوم ثلاثۃ ایام... الخ، ص ۳۹۶، حدیث: ۲۴۱۷۔

www.dawateislami.net

ہے، جو کوئی رجب میں روزہ رکھے اللہ پاک اس کو اس نہر سے پلائے گا۔"[1]

حوضِ کوثر کہاں ہے؟

سُوال: حوضِ کوثر کہاں ہے، جنّت میں یا پُل صراط سے پہلے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: حوضِ کوثر جنّت میں ہے۔[2]

(**مفتی** حسان صاحب نے فرمایا:) وہ نہرِ کوثر ہے اور وہیں سے اس کا پانی حوضِ کوثر میں آئے گا، پھر حوضِ کوثر کو کھینچ کر میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔[3] وہاں ہر نبی کا اپنا حوض ہو گا اور سب سے بڑا حوض پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہو گا۔[4]

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَ ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش)

عجب الذنب کیا چیز ہے؟

سُوال: عجب الذنب کی کیا حقیقت ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: یہ بہت باریک ذرّہ ہے جو پیٹھ کے اندر ہوتا ہے، جس کو نہ آگ جلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین گلا سکتی ہے، یہ قائم رہتا ہے، لیکن یہ ہوا میں اِدھر اُدھر منتشر ہو جاتا ہے، ہمیں نظر نہیں آتا، اسی پر ثواب و عذاب کا بھی ترتُّب ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے قیامت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔[5]

برتن پاک کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر برتن ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

---

1. شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شہر رجب بالذکر، ۳/۳۶۸، حدیث: ۳۸۰۰۔
2. تفسیر روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱/۸۳۔
3. تفسیر روح البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱/۸۳۔
4. مراٰۃ المناجیح، ۷/۴۵۸۔
5. فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۵۸ ماخوذاً۔ ہمارا اسلام، ص۲۹۵۔

www.dawateislami.net

جواب: بہارِ شریعت جلد 1، صفحہ نمبر:399 پر ہے: ”اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھو لینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔“[1] یعنی پانی ڈالا اور برتن میں ہلایا، پھر گرا دیا۔ دوسری اور تیسری بار بھی اسی طرح کیا تو اب یہ پاک ہو گیا۔ ہاں اگر اس میں نجاست کا اثر ہے تو اس نجاست کے اثر کو دور کرنا ضروری ہے۔[2]

نہانا کب سنّت ہے؟

سُوال: کب کب نہانا سنّت ہے؟ (Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: ”جمعہ، عید، بقر عید، عرفہ کے دن یعنی نو ذوالحجہ اور احرام باندھتے وقت نہانا سنّت ہے اور وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ و حاضریٔ حرم و حاضریٔ سرکارِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وطواف و دخولِ منیٰ اور جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن اور شبِ برأت اور شبِ قدر اور عرفہ کی رات یا مجلسِ میلاد شریف اور دیگر مجالسِ خیر کی حاضری کے لئے اور مردہ نہلانے کے بعد اور مجنون کو جنون جانے کے بعد اور غشی (یعنی بے ہوشی) سے افاقہ کے بعد اور نشہ جاتے رہنے کے بعد اور گناہ سے توبہ کرنے اور نیا کپڑا پہننے کے لئے اور سفر سے آنے والے کے لئے، استحاضہ کا خون بند ہونے کے بعد، نمازِ کسوف و خسوف و استسقاء اور خوف و تاریکی اور سخت آندھی کے لئے اور بدن پر نجاست لگی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ کس جگہ ہے ان سب کے لئے غسل مستحب ہے۔“[3]

کیا درخت لگانے سے اجر ملتا ہے؟

سُوال: ہم کوئی پھل دار پودا لگائیں اور یہ پودا درخت بن جائے، پھر اگر اس کا پھل جانور یا پرندہ کھالے تو کیا اس کا ثواب ہمیں ملے گا؟

---

1. بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ۱/۴۱۴۔
2. فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاول، ۱/۴۲۔ بہار شریعت: ۱/۳۹۷، حصہ:۲۔
3. بہار شریعت، ۱/۳۲۴-۳۲۵، حصہ:۲۔

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! ثواب ملتا ہے۔[1] چاہے نیت نہ بھی کی ہو پھر بھی ثواب ملتا ہے۔ کوئی سائے میں آکر بیٹھے گا تو اس سے نفع اٹھائے گا، اس سے پھل کھائے گا، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کا درخت لگا ہوا ہے اور آپ نے پھل توڑنے شروع کر دیئے تو آپ گناہ گار ہوں گے۔ اسی طرح گورنمنٹ جو درخت لگاتی ہے اس سے پھل نہیں توڑ سکتے اور نہ ہی پتے توڑ سکتے ہیں، پرندوں کے لئے بھی سسٹم بناتے ہیں کہ پرندے اس کو خراب نہ کریں۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	جن گناہوں سے توبہ کر لی کیا وہ بھی نامۂ اعمال میں شامل ہوں گے؟	9
موٹر سائیکل کے پیچھے نام وغیرہ لکھوانا کیسا؟	1	اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا	11
سیاہی کے نقطے کا ادب	3	ایامِ بیض کے روزے رکھنا کیسا؟	12
علمِ دین سے دوری کے اسباب	4	حوضِ کوثر کہاں ہے؟	13
غوث پاک نے علمِ دین کیسے حاصل کیا؟	5	عجب الذنب کیا چیز ہے؟	13
اَولیائے کرام کے مزارات کو بھی آگ نقصان نہیں پہنچاتی	6	برتن پاک کرنے کا طریقہ	13
"یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ" کی برکتیں	7	نہانا کب سنّت ہے؟	14
افضل ترین زبان!	7	کیا درخت لگانے سے اجر ملتا ہے؟	14

❁❁❁

1 ......مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، ص ٦٤٦، حدیث: ٣٩٦٨۔

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی خراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن خزیمۃ	ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیسابوری، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
بحر الرائق	زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم حنفی، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ہمارا اسلام	مفتی خلیل خان برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۲ھ
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت
الروض الانف	ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سہیلی، متوفی ۵۸۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
تنبیہ المغترین	ابو المواہب، عبد الوہاب بن احمد بن علی انصاری، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۵ھ
بہجۃ الأسرار	ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
زبدۃ المقامات	مصنف: مولانا محمد ہاشم کشمی، مترجم: ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں	مکتبہ نعمانیہ سیالکوٹ
فضائل دعا	مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ / امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عزوجل۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عزوجل

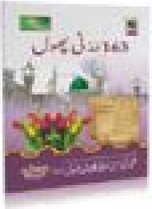

ISBN 978-969-631-882-8
0125618
MC 1288

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net